

جملہ رتومات بنام ہمتیم انظما میسر کی جاویدہ نصیبیہ بازدار دیوان مراد آبادی صاحب



مکتبہ

حضرت صدر الافاضل قدس سرہ  
 محمد یونس نقوی ہمتیم انظما میسر کی جاویدہ نصیبیہ مراد آبادی  
 ناظم برقی پورین پشاورین چھپوا کر شائع کیا  
 ۱۳۶۶ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی الْاٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ  
 خدائے تعالیٰ کا یہ جزو ہے جو ہر شکر کے بجائے نفعیہ مراد آباد کرنے  
 تا رفع ترین خدمات سے جیسے شہر اور بیرون نجات کے طلباء  
 فیضیاء ہوئے اور ہو رہے ہیں عام عیلمان بھی بہرہ مند  
 اور منتفع ہیں تحریر و تفسیر سے وقتاً فوقتاً یہ جامعہ مسلمانوں کو تعلیم  
 مذہبی دیتا رہا ہے اور الحمد للہ دینی خدمات میں بھی قاصر نہیں  
 رہا موجودہ سربراہ اور حیثیت یہ نظر کرتے ہوئے یہ کہنا بالکل بجا ہے  
 کہ جامعہ دوسرے اسلامی مدارس کو جس قدر نفع اور تعلیمی  
 پس پھنسا رہا ہے اس کے برعکس دین کی حفاظت اور زحیم  
 شرف کی ترویج و تعلیم میں اپنی حسب قدرت کافی کوششیں ہیں  
 ہیں اور اسکے معاشی کارآمد ثابت ہوئے ہیں راہبوت جامعہ  
 آپ کی خدمت میں تحفہ مکررین خدمت اور ضروری کتابیں کا ذخیرہ ملکیا  
 رسالہ کی صورت میں پیش کرتا رہا جنہاں اس تحفہ رسالہ کو قدر  
 کیساتھ محفوظ رکھیں اور اس کے خود بھی کام لیں اور اپنے

احیاب کو بھی خاندہ پہنچائیں۔ اگر اور رسالوں کی ضرورت ہو تو دفتر انتظامیہ کیمٹی جامعہ تعلیمیہ مراد آباد سے طلب فرمائیں۔

## عیدین کے مسائل

عیدین کی سنتیں غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عید لباس پہننا، عید گاہ کو پیادہ یا جاتا، ایک راہ کی خانادوسری راہ سے واپس ہونا، عید، نفط میں عید گاہ جانے سے قبل کوئی شے نہیں کھیر کھجور وغیرہ کھانا، اسی بنا پر بھارک ملک میں سیویاں مروج ہیں کہ کھانا شیریں ہو اور سنت بھی ادا ہو جائے اور عید گاہ میں قبل نماز کچھ نہ کھانا۔

مباحات اور مستحبات۔ صدقہ کی کثرت کرنا، باہم ملنا مبارکباد دینا، خوشی کا اظہار کرنا، مصافحہ اور معاف کرنا، شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ہیں امام لودی کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں۔

هكذا ينبغي أن يقال في المصافحة بين العبد والمعاونة يوم العيد أو غنبة من سب كذا المصافحة بل هي سنة عقيب الصلاة كلها۔ راہ ہیں بیکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد  
 عید الفطر میں آجستہ اور عید اضحیٰ میں بآواز بلند پڑھنا اور جس کے  
 ذمہ قربانی ہو اس کو ذی الحجہ کی چاند رات سے نماز عید تک  
 خط نہ بنوانا، ناخبر نہ تراشنا مستحب ہے۔

## عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

حدیث شریف میں وارد ہوا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 نے فرمایا کہ عشرہ ذی الحجہ سو زیادہ کوئی زمانہ نہیں ہے جس میں  
 عبادت کرنا اللہ کے نزدیک محبوب تر ہو اس عشرہ کے ہر دن  
 کے روزے ایک سال کے روزوں کی برابر ہیں اور شب کا قیام  
 (عبادت) مغرب اقدر کے قیام کے برابر ہے (ترمذی شریف)  
 حدیث (۲۷) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تعالیٰ  
 علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام  
 کی سنت عمر بنیہ ہیں تمہیں کیا ثواب ہے فرمایا ہر بال کے  
 بدلے ایک نیکی یعنی گناہے بحری کے جتنے بال ہوتے ہیں ان کے  
 ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی عرض کیا صحابہ ہیں اولا

یعنی دُنبہ اور کھڑا اور اونٹ کے اون ہوتی ہے حضورؐ نے فرمایا  
 ان کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی (رواہ الامام احمد) حدیث  
 (۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے  
 کان اور زبان اور نظر کو روزِ عذرہ محفوظ رکھا اسکے لئے ایک عذرہ  
 سے دوسرے عذرہ تک کے گناہ بخندہ کیے جاتے ہیں۔

(رواہ ابی یوسف) حدیث (۴) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 نے ارشاد فرمایا جس نے چار شب بیداری کی اس کے لئے  
 جنت یا مغفرت واجب ہوئی ذی الحجہ کی آٹھویں شب  
 عذرہ کی شب عید الفطر کی شب  
 تیسرے شریعت نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عشاء تک  
 جماعت مسجید کے بعد سرِ مکلف مرد پر ایمر تہ  
 یا آواز بلند تکبیر مذکور پڑھنا واجب ہے، امام بھول جائے مقتدی  
 یاد و لادین۔

نماز عیدین عیدین کی دو رکعت نماز ہر عاقل بالغ مقیم  
 تندرست پرستہ میں واجب ہے گاؤں میں عیدین  
 اور جمعہ کی نمازیں جائز نہیں مگر وہ بڑے گاؤں اپنی قبضہ

جو شرعاً شہر کا حکم رکھتے ہیں انہیں جمعہ اور عیدین دونوں کی نماز  
 جائز ہیں۔ جمعہ اور عیدین دونوں نمازوں کی صحت اور  
 ادا کی شرطیں ایک ہیں مگر یہ فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ فرض ہے  
 اور عیدین میں سنت۔ دوم جمعہ میں خطبہ نماز سے قبل ہے اور عید  
 نماز کے بعد اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد خطبہ نہ پڑھایا نماز سے  
 قبل پڑھ لیا دونوں صورتوں میں نماز تو ہو گئی مگر یہ شخص گناہگار  
 ہوا۔ نماز عید نماز جنازہ پر مقدم کیجائے اور نماز جنازہ خطبہ پر  
 عید کی نمازوں کا وقت عید کی نماز کا وقت آفتاب کے  
 بقدر نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے اگر نماز پڑھتے ہیں  
 زوال کا وقت آگیا نماز فاسد ہو جائے گی۔

**نماز عیدین کی ترکیب** میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز  
 واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ جو ہوا سب کا نام لیں  
 کی مع چھ تکبیروں کے اللہ جل جلالہ کے واسطے کہ عید ہو کر  
 اللہ اکبر نیت کر کے ہاتھ باندھ لیں اور پورا سبحانک اللہ  
 پڑھ کر امام کے ساتھ کالوں کی لوتیک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر  
 کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس طرح تین تکبیریں کہیں پھر

ہاتھ باندھیں امام قرأت شروع کرے مقتدی پیچھے مٹیں۔  
 دوسری رکعت میں قرأت کے بعد سلطرح تین تکبیریں کہیں اور  
 ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی مرتبہ تکبیر کہہ  
 رکوع میں غائبین اور ہاتھ نہ اٹھائیں۔ باقی نماز حسب معمول  
 اگر عید گاہ ایسے وقت پہنچے کہ امام نے تکبیریں سو فارغ  
 ہو کر قرأت شروع کر دی تھی تو نماز میں شریک ہو جاؤ اور  
 فوراً تکبیریں کہو۔ اور اگر امام کے رکوع میں جانے سے قبل  
 تکبیریں نہ کہہ سکے تو رکوع میں تکبیریں کہہ لو مگر ہاتھ نہ اٹھاؤ  
 خطبہ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے تو گویا مومن کی جماعت  
 خطبہ فطر میں احکام فطر اور خطبہ عید اٹھائے ہیں  
 احکام قربانی وغیرہ کہئے جائیں۔  
 دعا۔ بعد خطبہ سب ملکر دعا مانگیں کیونکہ ذکر عبادت کے بعد  
 دعا قبول ہوتی ہے خطبہ اور نماز دونوں ذکر بھی ہیں عبادت  
 بھی۔ حدیث شریف میں مسلمانوں کے اجتماع کے وقت مثل  
 جمعہ وعیدین کے دعا کرنا مردی ہے۔  
 صدقہ فطر ہر مسلمان مالک لصابہ پر نصف صاع پونے دو

سیر گھوٹ یا آٹا یا ستویا موز یا ایک صاع کھجور یا جو کا صدقہ دینا  
 عید فطر کے چاہد دیکھنے کے بعد کو واجب ہے خواہ بہ نسبت مرض یا  
 سفر یا صنف پیری یا اولیٰ کسی وجہ سے روزے نہ رکھے ہو  
 اپنے نابالغ بچہ کی طرف سے دینا بھی واجب ہے کسی شخص پر اپنی  
 بی بی یا بڑی اولاد یا والدہ یا بچہ تک بیطرف سے دینا واجب نہیں۔  
 احکام قربانی ہر مسلمان مکلف مرد و عورت مقیم مالک  
 نصاب پر صرف اپنی طرف سے قربانی واجب ہے اولاد وغیرہم  
 کی طرف سے مستحب چاندی کا نصاب ۵۲ ٹولہ یا ۵۲ ٹولہ  
 چاندی کی قیمت کی برابر روپے ہیں اور سونے کا ۱۶ ٹولہ ہے  
 نصاب پر سال گزر لینا قربانی سے لئے شرط نہیں قربانی کا  
 وقت شہر والوں کیلئے بعد نماز عید اٹھنے سے قبل نماز تہ نہیں پڑھنی  
 کے لئے دھوئیں کی فصیح صدقہ سے آخر وقت تک تو بارہویں  
 عذاب آفتاب تک ہے اسکے بعد قربانی نصاب ہو جائے مگر  
 اور قربانی کے بعد انور کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوئی تین دن میں  
 پہلاد ان سے افضل پھر دوسرا دن پھر تیسرا دن درمیان کی  
 دو رات میں بھی جائز ہے مگر بکرا ہمت۔ قربانی کا جائز اوٹ



گائے (جہاں گائے دیکھ قانوناً ممنوع ہے وہاں قانون کی  
 پابندی کی جائے)۔ بھینس بکری بھڑا دنبہ یہ ان کے سوا  
 دوسرے کسی جانور کی قربانی جائز نہیں۔ زیادہ کا ایک حکم ہے  
 اور بھڑا بھٹی کی قربانی افضل ہے۔ قربانی کا جانور تندرست  
 سالم الاعضا ہو نا ضروری ہے۔ بیمار بہت ملا غر جو مذبح تک نہ  
 پہنچ سکے یا لنگڑا۔ اندھا۔ کان۔ ناک۔ دم۔ سینگ۔ بھتن کوئی نہ  
 عضو تہائی لگے گا ہو جسکے کان یا دانت سرے سے پیدا ہی نہ ہو  
 ہوں یا بکری کا ایک گائے بھینس کے دو بھتن ہوں یا علاج  
 سے خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے قربانی کرنا درست  
 نہیں اونٹ گائے بھینس میں ۷۔ آدمی تک شریک ہو سکے  
 ہیں۔ شرکت کے جانور میں خریدے وقت نسبت شریکت  
 کرنا چاہیے۔ بغیر نسبت خریدنا پھر شرکت کر لینا مکروہ ہے پلج  
 برس کامل کا اونٹ دو سال کی گائے بھینس ایک سال کامل  
 کی بکری بھڑا دوسری دیکھنے میں سنال بھڑا لوں میں مل جائیو والا  
 سنشماہ دنبہ قربانی کے کام آسکے گا اس سے تم عمر کی قربانی جائز  
 نہیں اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ خود بخوبی نہ ہو سکے

تو دوسرے کو اجازت دینا ضروری ہے سنت ہے کہ اپنے سامنے  
 قربانی کرانے جاؤر مہو کا پیاسا ذبح نہ کیا جائے نہ اس کے سامنے  
 چھری تیز کریں نہ ایک کو دوسرے کے سامنے ذبح کریں جب تک  
 سر نہ ہو جائے کھال نہ اٹاری جائے نہ کوئی عضو توڑ دین  
 کاٹیں۔ ذبح کو پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔ اِنِّیْ وَجِہْتُ وَجْہَیْ  
 لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مَّا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ  
 اِنَّ صَلَواتِیْ وَنُسُکِیْ وَنَحْبَایْ وَهَمَّائِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا اَشْرَکَ  
 لَہٗ فَبِذٰلِکَ اُصْرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جانور کو بائیں پہلو پر  
 قبلہ رو لٹائیں اور اٹھنا یا اول اس کے شانہ پر رکھیں اور اللہ  
 لَکَ وَنُکَّکَ بِسْمِ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ کہہ کر تیز چھری سے قلد ذبح کریں  
 مگر نہ ایسا کہ اگر چھری گردن کے پھرے سے نہک پھر جائے ذبح اگر  
 اپنی طرف سے ہو تو بعد ذبح یہ پڑھے۔ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ سَمَاءً  
 تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرٰہِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدًا سَلٰوًا لِلّٰہِ  
 تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور دوسرے کی جانب سے بجائے منی کے سین  
 کے بعد اس شخص کا نام لے بہت ہے کہ گوشت کے تین حصے برابر  
 کئے جائیں دو حصے اپنے اور اپنے اعزاء و اہباب کے لئے اور ایک

پورا فقراء پر تقسیم کر دے اور اگر سب کھائے یا نہ دے یا بے  
 فقراء ہی کو دیدے تو بھی ہمیں حرج نہیں فقروں کا حقد اگر  
 تول کر لورا ہتھائی نہیں تو بہتر ورنہ تمہیں اتنا ہو کہ تلک سے کم نہ  
 رہے فقیر کہ صاحب لصباب نہیں اس پر قربانی واجب نہیں مگر  
 قربانی کی نیت سے جانور خرید لینا خاص اس جانور پر قربانی  
 واجب کر دیتا ہے بخلاف مالک لصباب کہ جس پر خود قربانی  
 واجب ہے یا اس پر خریدنے سے یعنی اسی جانور قربانی کرنا واجب نہیں  
 ہوتا اختیار رہتا ہے خواہ اسے ذبح کرے یا اور کو بکرنے بدلتا  
 اسے بھی بہتر ہے یا بدلے تو بہتر سے بدلے یعنی کھال اپنے صرف  
 میں لانا یا اسکے بدلے کوئی قربانی رکھنے کی شے مکلف نماز ابراہیم  
 وغیرہ مولیٰ لینا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کھال کسی مسجد یا منبر  
 یا کفن موتی میں دیدی جائے کہ ان کے ہاتھم اسے بچکر لگاتیں  
 مگر کھال اپنے لئے ذایوں کو فروخت کرنا حرام ہے نہ اب دام  
 کفن موتے یا تعمیر مسجد و مدرسہ میں لگائے جاسکتے بلکہ ان کا  
 خاص تصدق کرنا مساکین کو دینا واجب ہوگا کہ جب اپنے  
 صرف کی نیت سے بیچے تو یہ کناہ ہوا اور یہ دام جلیت ہوئے

وہاں کہہ سکتے ہیں کہ یہ سچا ہے

اور خبیث کی راہ تصدق ہو خوب یاد رکھو صبر و کھال کی  
قیمت اپنے صرف کرنا حرام ہے قیمت قربانی یا اجرت فقیہ میں  
اسکا کوئی حقیقہ بھی دینا حرام ہے حضور پروردگار صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی کھال بیچ کر اپنے صوف  
میں لائے یا اجرت فقیہ یا قیمت قربانی میں بھرا کرے اسکی  
قربانی بارگاہ قبول کی محروم ہو عرض میں ہر حال میں جلوہ ضعیف  
(قربانی کی کھالوں) کا امور خیر میں لگانا باعث ثواب خیر ہے  
وہ ضائع رہ جاتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
حقیقہ کا بیان نے فرمایا ہے کہ اسے کیا تھ حقیقہ ہو اسکی  
جانب سے خون بہاؤ اور گندگی اس سے دور کرو یعنی بعد سونے  
بچہ کے حقیقہ کو ناس چاہیے بکری یا بکرا ذبح کرے اور اسکے  
بال منڈائے مسئلہ جب لڑکا پیدا ہو ساقوں دن اسکا  
حقیقہ کیا جائے بیٹے کے لئے دو بھڑ یا بکریاں نریا بادہ اور پیٹ  
کے لئے ایک ذبح کی جائے اور اسوقت اس بچہ کا سر منڈایا جائے  
اور بالوں کو تول کر اسیقہ رچاندی خیرات کر دے اور بالوں کو

زمین میں دفن کر دے مسئلہ :- جو شرائط قربانی کے جالوز  
 میں ہیں وہ عقیقہ کے جالوز میں بھی ہیں ف یہ سہوہ ہے کہ  
 لڑکے کے ممان باپ کو ادا نافی نانا عقیقہ کا گوشت نہ کھائے  
 اس کی کوئی سند معتبر نہیں یا بی جانی :- جب عقیقہ کا حکم  
 قربانی کا سا ہو اور قربانی میں کسی کے کھانے کی ممانعت نہیں  
 پس عقیقہ میں ممانعت کی کیا وجہ ؟ مسئلہ بہتر یہ کہ عقیقہ  
 کی ہڈیوں کو نہ توڑے جوڑ پیڑ پیڑیوں کو الگ کرے اور گوشت  
 اس کا پکا کر دوست آشنا ہنسیہ کھنے کے آدمیوں کو کھلا دے  
 اور کچھ خیرات بھی کرے اور مسلمان قابیلہ یعنی دانی جانی کو  
 دے بعضے عوام کی عادت ہے کہ کھال عقیقہ مٹی اور سری اور  
 اجزاء دفن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں یہ بیوجہ تھنوع مال سے  
 کھال کو چاہیے کہ حسب طرح قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی  
 طرح استعمال کرے یہ شبہ کہ یہی پکائیں گے تو مضر نکالنے کیلئے ہڈی  
 توڑنا پڑیگی اس کا جواب یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈی کا توڑنا کچھ گناہ  
 نہیں کچھ جہالتک بغیر توڑنے کا منہ بھری نہ توڑے اور دفن  
 کرنے اور تھنوع مال سے ہڈی کا توڑنا بہتر ہے ۔ وقت پنج یہ دعا پڑھے

اللَّهُمَّ هَذِهِ عَفِيقَةُ ابْنِي فَلَانٍ دَعَا بِهَا يَدُ مِدِّ وَجْهِهَا بِالْحَمْدِ  
وَبِعَظْمِهَا الْعِظْمُ وَجِلْدُهَا الْجِلْدُ وَشَعْرُهَا الشَّعْرُ اللَّهُمَّ  
تَقْبِلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْهَا قِدَاؤَ ابْنِي مِنْ الثَّانِيَةِ بِحَسْبِ سَمِّ اللَّهِ  
اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرُهُ كَرِيمُهُ كَرِيمٌ أَوْ لَفْظُ فَلَانٍ كِي جِلْدُ اس بِحَسْبِ كَانَامِ  
يُوسُفَ أَوْ رُزْنِي كِي وَاسْطُ اسْنِي كِي جِلْدُ اسْنِي كِي أَوْ رِدْمُهُ بِحَسْبِ  
بِعَظْمِ جِلْدِهِ لَشَعْرِهِ كِي جِلْدُ بَدْنِهَا بِجِلْدِهَا بِالْبَشَرِ يَابُكِي  
الْعَبْدُ الْمَسْكِينُ مُحَمَّدٌ يُعِيْمُ الدِّينَ عَفَا عَنْهُ الْمَعِينُ  
مراد آبادی

## نہایت ضروری اور مختصر گزارش

اگر جناب کو جامعہ کیمبرجہ مراد آباد کے سالانہ اجلاس  
میں شرکت کا اتفاق ہو اسے یا کبھی جناب نے جامعہ کیمبرجہ کا  
معائنہ فرمایا ہے تو آپ کو خوب معلوم ہو گا کہ یہ جامعہ  
طرز تعلیم کے اعتبار سے زمانہ کے موجودہ مدارس میں نمایاں  
انتیاز رکھتا ہے اور اس کا طرز تعلیم بھی نرالی اسکے چھوٹے چھوٹے  
مدرس کے کس خوبی سے مسائل سنائے ہیں فرائض و سنن اہمیت

سبکو جدا جدا ممتاز کر کے دکھائے ہیں جامعہ کے اجلاسوں میں  
 جب یہ بچے پیش کیے جاتے ہیں تو جامعہ کا مکان عینیں و مرجا  
 کی صدائوں کی گونج اٹھتا ہے۔ صرف ۷۴ سال کے عرصہ میں پانچ  
 سو سے زائد طلباء اس جامعہ سے فاسخ التحقیق ہو چکے جو ان کے  
 اطراف و اکناف میں درس و افتاء کی خدمتیں خودی کیساتھ انجام  
 دیر رہے ہیں مسافر و یتیم غریب اور بکس طالب علموں کی ناز و ناری  
 ان کی ہر قسم کی آسائش کا لحاظ اس نازداری کی حالت میں جامعہ  
 کی قابل فخر خصوصیات میں سے ہے دارالافتاء کا حسن نظم قابل تقلید  
 نمونہ ہے ایک علاوہ جامعہ فوائد اور امتیازات آپ اس کے اجلاسوں  
 میں دیکھ اور سن چکی ہیں اگر آپ کو اس جامعہ کیساتھ کچھ بھی ہمدمی ہے اور آپ کے دل میں کوئی  
 پہنچانیسی خواہش ہے اور آپ اس کا رخیر اور رفاه عام کو  
 جاری اور قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اسکی مالی امداد فرمائیے۔  
 جامعہ کی نگاہیں اُمید کے ساتھ آپ کے سعی اور باذل ہاتھوں  
 کو تنک رہی ہیں اور انسی ساری اُمیدیں آپ کی اولوالعزمی  
 اور فراخ خوئی کے ساتھ وابستہ ہیں۔  
 آپ اپنے اس دینی رفیق کیساتھ ہمدمی و اعانت ہیں

دریغ نہ فرمائیں بلکہ اپنے اغوار و احباب اہل محلہ کو بھی  
توجہ دلائیں کہ وہ اس کی اعانت فرمائیں۔ فطرہ، زکوٰۃ  
اور جرم قربانی مدرسہ کی امداد کا عمدہ اور سہل ذریعہ ہے  
جو ان بہت علم و دستِ خردانہ ہمت اور کریمیانہ سخاوت  
سے معتمد کی امداد فرما کر اس کی طرف عنان توجہ منعطف  
فرمائیں اور اپنی دینی و ملی جمیعت کو مانی مشکلات دور  
کریں۔ اگر جناب نے اس جامعہ کی اعانت فرمائی تو یقیناً  
جناب مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں آپ کے لئے  
بہ ایک ویتع دستاویز ہوگی۔ الشاء اللہ تعالیٰ۔

محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

مہتمم تنظیم امیہ کمیٹی جامعہ ممبئی  
مراد آباد

يَكْفِيهِمْ ذِي الْحِجْرِ وَالْمَدِينَةِ

